

مصیبتوں پر صبر

کا ذہن کیسے بنے؟

17-July-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ط

أَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

نَبِيَّتُ سُنَّتِ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نبیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نبیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نبیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نبیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نبیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے یعنی چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پَاکِ کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّتِ نشان ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتَقَبَّلَتْ مِنْهُ مَحَا اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَ ثَمَانِيْنَ سَنَةٍ

جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ پاک اس کے 80 برس کے

گناہ مٹا دے گا۔ (درمختار وورد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ۲/ ۲۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ النَّبِیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (1) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﷻ علم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سنوں گا ﷻ با ادب بیٹھوں گا ﷻ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ﷻ اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا ﷻ جو سنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

حضرت ایوب علیہ السلام کا امتحان

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کے خاندان سے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں، صورت کا حُسن، اولاد کی کثرت اور مال کی کشادگی بھی عطا ہوئی تھی۔ اللہ کریم نے آپ علیہ السلام کو آزمائش میں مُبْتَلَا کیا، چنانچہ آپ علیہ السلام کی اولاد مکان گرنے سے دب کر مر گئی، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں، سب مر گئے۔ تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے حتیٰ کہ کچھ بھی باقی نہ رہا، جب آپ علیہ السلام کو ان چیزوں کے ہلاک اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ علیہ

السَّلَامُ اللهُ کریم کی حمد بجالاتے اور فرماتے تھے: میرا کیا ہے! جس کا تھا اس نے لے لیا، جب تک اس نے مجھے دے رکھا تھا میرے پاس تھا، جب اس نے چاہا لے لیا۔ اس کا شکر ادا ہو ہی نہیں ہو سکتا اور میں اس کی مرضی پر راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ بیمار ہو گئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑ گئے اور بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا۔ اس حال میں سب لوگوں نے چھوڑ دیا البتہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی زوجہ محترمہ رحمت بنتِ افرایم نے نہ چھوڑا اور وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی خدمت کرتی رہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی یہ حالت کئی سال رہی، آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بارگاہِ الہی میں دعا کی: اے میرے رب! کریم! بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (خازن، الانبیاء: ۸۳، ۲۸۶/۳-۲۸۸، ملخصاً) اللہ پاک نے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَامُ کی دعا قبول فرمائی اور انہیں جو تکلیف تھی وہ اس طرح دور کر دی کہ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَامُ سے فرمایا: آپ زمین میں پاؤں ماریے۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ایک چشمہ ظاہر ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو حکم دیا گیا کہ اس سے غُسل کیجئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے غُسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ چالیس قدم چلے، پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے پھر پاؤں مارا تو اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی انتہائی ٹھنڈا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اللہ کریم کے حکم سے اس پانی کو پیا تو اس سے بدن کے اندر کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اعلیٰ درجے کی صحت حاصل ہوئی۔ (خازن، الانبیاء، تحت آیتہ ۸۳، ۲۹۱/۳) اللہ کریم نے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَامُ پر یہ عطا اپنی طرف سے ان پر رحمت فرمانے اور عبادت گزاروں کو

نصیحت کرنے کیلئے فرمائی تاکہ وہ اس واقعہ سے آزمائشوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے اور اس صبر کے عظیم ثواب سے باخبر ہوں اور صبر کر کے اجر و ثواب پائیں۔ (خازن، الانبیاء، تحت الآیة: ۸۲، ۲۹۱/۳) (مدارک، الانبیاء، تحت الآیة: ۸۲، ص ۲۲، ملقطاً)

حضرت ایوب علیہ السلام کے اس واقعے کو قرآن کریم میں بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 17 سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ کی آیت نمبر 83 اور 84 میں ارشادِ ربّانی ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اُس کی دعا سن لی تو جو اُس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دُور کر دی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرما کر اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اُس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کر دیئے۔

وَإِيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿۸۳﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ
وَأَتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِنَا وَذَكَرَى لِلْعَبِيدِينَ ﴿۸۴﴾
(پ ۱، الانبیاء: ۸۲-۸۳)

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عجائب القرآن مع غرائب القرآن“ کے صفحہ نمبر 181 اور 182 پر لکھا ہے: عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ مَعَاذَ اللَّهِ آپ علیہ السلام کو کوڑھ کی بیماری ہو گئی تھی۔ چنانچہ بعض غیر معتبر کتابوں میں آپ علیہ السلام کے کوڑھ کے بارے میں بہت سی غیر معتبر داستانیں بھی تحریر ہیں، مگر یاد رکھو! یہ سب باتیں بالکل غلط ہیں اور ہر گز ہر گز آپ علیہ السلام یا کوئی نبی علیہ السلام کبھی کوڑھ کی بیماری میں مُبْتَلَا نہیں

ہوئے، اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کا تمام اُن بیماریوں سے محفوظ رہنا ضروری ہے جو عوام کے نزدیک باعثِ نفرت و حقارت ہیں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا یہ فرض منجی ہے کہ وہ تبلیغ و ہدایت کرتے رہیں تو ظاہر ہے کہ جب عوام ان کی بیماریوں سے نفرت کر کے ان سے دُور بھاگیں گے تو بھلا تبلیغ کا فریضہ کیوں کر ادا ہو سکے گا؟ الغرض حضرت ایوب علیہ السلام ہر گز کبھی کوڑھ کی بیماری میں مُبتلا نہیں ہوئے بلکہ آپ علیہ السلام کے بدن پر کچھ آبلے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آئی تھیں جن سے آپ علیہ السلام برسوں تکلیف برداشت کرتے اور برابر صابر و شاکر رہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۸۲-۱۸۱) یونہی بعض کتابوں میں جو یہ واقعہ لکھا ہے کہ بیماری کے دوران حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم مبارک میں کیڑے پیدا ہو گئے تھے جو آپ علیہ السلام کا جسم شریف کھاتے تھے، یہ بھی درست نہیں کیونکہ ظاہری جسم میں کیڑوں کا پیدا ہونا بھی عوام کے لئے نفرت و حقارت کا باعث ہے اور لوگ ایسی چیز سے گھن کھاتے ہیں۔ لہذا خطبا اور واعظین کو چاہئے کہ وہ اللہ کریم کے پیارے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ایسی چیزوں کو منسوب نہ کریں جن سے لوگ نفرت کرتے ہوں اور وہ منصبِ نبوت کے تقاضوں کے خلاف ہو۔ (صراط

الہدایہ، ۶/۳۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کے پیارے نبی حضرت ایوب علیہ السلام پر کیسی کیسی سخت آزمائشیں آئیں مگر آپ علیہ السلام نے رونے دھونے، چیخنے چلانے، شکوے شکایات، بے صبری اور ناشکری کرنے کی بجائے صبر و رضا کا دامن تھامے

رکھا اور ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہے۔ افسوس! علمِ دین سے دُوری کے باعث اب ہمارے معاشرے میں صبر و برداشت والی اچھی سوچ رکھنے والے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں اور گویا کہ ہر دُوسرا انسان کسی نہ کسی اعتبار سے بے صبری میں مُبتلا دکھائی دیتا ہے، مثلاً علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے جو ان بیٹے یا بیٹی کی موت پر تو شاید اس قدر بے صبری دکھائی جاتی ہے کہ مَعَاذَ اللہ کفریہ کلمات تک بھی بک دیے جاتے ہیں، ☆ آپریشن (Operation) کروایا مگر ناکام ہو گیا تو بے صبری ☆ بیماری آگئی تو بے صبری ☆ کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی تو بے صبری ☆ بجلی چلی گئی تو بے صبری ☆ پانی بند ہو گیا تو بے صبری ☆ جزیئر خراب ہو گیا تو بے صبری ☆ گاہک کم ہو گئے تو بے صبری ☆ تنخواہ ملنے میں تاخیر ہو گئی تو بے صبری ☆ ٹریفک جام ہو گیا تو بے صبری ☆ کھانے وغیرہ میں نمک، مرچ کم یا زیادہ ہو گیا تو بے صبری ☆ ناشتہ یا کھانا وقت پر نہ ملا تو بے صبری ☆ گرمی یا سردی بڑھ گئی تو بے صبری ☆ بیان کرنے یا نعت پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا تو بے صبری ☆ کسی نے دل دکھادیا تو بے صبری ☆ اچھا مکان نہیں مل رہا تو بے صبری ☆ موبائل کے سگنل نہیں آرہے یا انٹرنیٹ نہیں چل رہا تو بے صبری ☆ کسی نے شادی بیاہ یا ویسے میں نہیں بلایا تو بے صبری۔ الغرض زندگی کے کم و بیش ہر شعبے سے تَعَلُّق رکھنے والوں کو بے صبری کی اس بُری آفت نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

یاد رکھئے! مصیبتیں، پریشانیاں اور بیماریاں ہماری زندگی کا حصہ ہیں، لہذا ان پر گھبرانا، چیخنا، چلانا، شکوے شکایات کے انبار لگانا اور بلا ضرورتِ شرعی کسی پر اظہار کرنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں، ایسے مواقع پر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، صبر کا دامن

مضبوطی سے تھام کر اس کے بدلے میں ملنے والے فضائل اور ثواب پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہی اللہ والوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے، جیسا کہ

ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی مصیبت میں مُبْتَلَا ہوتا ہوں اس وقت بھی مجھے اللہ پاک کی یہ چار (4) نعمتیں ملتی ہیں: (1) اس مصیبت کے سبب اس وقت گناہ میں مُبْتَلَا نہیں ہوتا۔ (2) اس مصیبت کے وقت مجھ پر اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں اُترتی۔ (3) اس مصیبت کے وقت میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔ اور (4) اس مصیبت کے وقت مجھے اس پر ثواب کی اُمید ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، 169/2، تحت الحدیث: 1506)

اس کے علاوہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں پر صبر کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے۔ آئیے! صبر کا ذہن بنانے کے لئے دو فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مُبْتَلَا فرمادیتا ہے۔ (بخاری، 4/4، حدیث: 5645)

(2) ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپائے رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (مَجْمَعُ الرِّوَايَةِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ فَيْعِنَ صَبْرًا عَلَى الْعَيْشِ ... الخ، ۱۰/۲۵۰، حدیث: ۱۷۸۷۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آزمائشِ زحمت نہیں رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا تکلیف کا سبب نہیں بلکہ رحمت و سعادت کا سبب ہے، مصیبت میں مُبْتَلَا شخص سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، مصیبت میں مُبْتَلَا ہونے والے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، آزمائش میں مُبْتَلَا شخص کو اللہ پاک بے حساب عطا فرماتا ہے اور مصیبت چھپانے والے کو بارگاہِ الہی سے مغفرت کا پروانہ عطا کیے جانے کی خوشخبری ہے۔ مصیبتوں پر صبر کے اتنے فضائل سُن کر تو ہمیں ذہن بنانا چاہئے کہ چاہے کتنی ہی مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طوفان ہمیں ڈرانے کی کوشش کریں، پریشانیوں کا سیلاب آجائے اور بیماریاں ہر طرف سے گھیر اڈال دیں تب بھی حرفِ شکایت زبان پر ہرگز نہ آئے بلکہ ان پر صبر کر کے اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے تصور میں ایسے گم ہو جائیں کہ تکلیف کا احساس تک باقی نہ رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی سیرتِ طیبہ سے بھی ہمیں یہی مدنی پھول ملتا ہے کہ جب ان پر کوئی مُصِیْبَت آجاتی تو یہ حضرات اس پر صبر کے بدلے ملنے والے ثواب کے تصور میں ایسے گم ہو جاتے ہیں کہ انہیں تکلیف کا احساس تک نہیں رہتا اور یہ حضرات مصیبتوں کے آنے کے باوجود بھی خوش رہتے ہیں۔ آئیے! ترغیب کے لئے 13 ایمان افروز واقعات ملاحظہ کیجئے اور اپنے آپ کو صبر و رضا کا پیکر بنانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

(1) زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

حضرت فتح موصلی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی اہلیہ محترمہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا ایک مرتبہ زور سے آگریں، جس سے ناخن (Nail) ٹوٹ گیا، لیکن درد سے چلانے اور ”ہائے“، ”اؤہ“ وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں! کسی نے پوچھا: کیا زخم میں درد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: صبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم، منجیات، ۲/۸۲)

(2) بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم بزرگ حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو کبھی کسی نے مسکراتے نہ دیکھا تھا، لیکن جس دن آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے شہزادے حضرت علی بن فضیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا انتقال ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مسکرانے لگے، لوگوں نے عرض کی: یہ خوشی کا کونسا موقع ہے، جو آپ مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں کیونکہ اللہ پاک کی رضائی کے سبب میرا بیٹا فوت ہوا ہے۔ ربِّ کریم کی پسند اپنی پسند۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۸۶-۸۷ ملخصاً)

(3) میں خوش ہوں یا غمگین

حضرت مُطَرِّف رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا بیٹا فوت ہو گیا۔ لوگوں نے انہیں بڑا خوش دیکھا تو کہا: کیا بات ہے کہ آپ غمگین ہونے کی بجائے خوش نظر آرہے ہیں؟ فرمایا: جب مجھے اس صدمے (Shock) پر صبر کی وجہ سے اللہ پاک کی طرف سے دُرود و رحمت اور ہدایت کی خوش خبری ہے تو میں خوش ہوں یا غمگین؟ (مختصر منہاج القاصدین، ص ۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ نے سنا کہ مصیبتوں میں مُبْتَلَا ہونے کے بعد اللہ والوں کا مصیبتوں پر صبر کا انداز بھی کیسا نرالا ہوتا ہے، جو بڑی سے بڑی مصیبت آجانے پر بھی نغمکین و پریشان ہونے کے بجائے ربِّ کریم کی رضا پر راضی اور ان لمحات میں بھی ایسے ہی خوش رہتے ہیں جیسے ہم عام لوگ نعمتیں ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ بیان کئے گئے واقعات میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں جو یہ شکوے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم تو ایک لمبے عرصے سے فلاں پریشانی یا بیماری میں مُبْتَلَا ہیں، اس سے نجات کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کرتے کرواتے رہتے ہیں، اور ادو وظائف بھی پڑھتے ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں، بزرگوں کے آستانوں پر جا کر دُعائیں بھی مانگتے ہیں، بھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت بھی کرتے ہیں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا ہے، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا مگر مصیبتیں ہیں کہ ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں، بس اب بہت صبر کر لیا، اب مزید صبر کی گنجائش نہیں۔ یوں ہی بعض نادان تو یہ بھی کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ”نہ جانے مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی ہے، مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!“

پیارے اسلامی بھائیو! ہر لمحہ گناہ کی کثرت اور بھرمار کے باوجود، افسوس ہے ان پر جو یہ کہہ رہے ہیں کہ نہ جانے مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی ہے، مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!“

کیا نمازیں قضا کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا رمضان المبارک کے فرض روزے بلا عذر شرعی

چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا بلا عذرِ شرعی مسلمانوں کا دل دکھانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا قتلِ ناحق کرنا یا کروانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا جاڈو کروا کر کسی کو تکلیف میں ڈالنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا والدین کی نافرمانی کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا سود کا لین دین کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا مردوں کا عورتوں کی طرح اور عورتوں کا مردوں کی طرح فیٹن اختیار کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا اپنے رشتہ داروں سے بلا عذرِ شرعی تعلقات ختم کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا پھغلی کے ذریعے محبتوں کو ختم کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا مسلمان کو بلا عذرِ شرعی تکلیف دینا اور بُرا بھلا کہنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا اولیاءِ اللہ کو تکلیف دینا اور ان سے دشمنی رکھنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا مردِ کارِ شمی لباس پہننا، سونا (Gold) استعمال کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا کسی مسلمان کے بارے میں کینہ (یعنی دل میں دشمنی چھپا کر) رکھنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا جوئے کے ذریعے کسی کے مال پر قبضہ کرنا کوئی گناہ نہیں؟۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں صرف چند گناہوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور نہ جانے کتنے گناہ ہوتے ہوں گے، پھر بھی ہم کہیں کہ ”آخر مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!“ اَلْأَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔ اللہ پاک ہماری حالتِ زار پر رحم فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شکوے شکایات کرنے اور بے صبری کرنے سے

مصیبت تو جانے سے رہی، اَلْطَّاصِبْرُ کے ذریعے ہاتھ آنے والا عظیم ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو خود ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ لہذا مصیبت چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ہمیں چاہئے کہ ہم صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہیں اور ایسے طریقے اختیار کریں، جن کی برکت سے بے صبری سے ہماری جان چھوٹ جائے، ہم مصیبتوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمارا شمار بھی مصیبت پر صبر اور شکر کرنے والے خوش نصیبوں میں ہونے لگ جائے۔ مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے چند طریقے پیش خدمت ہیں۔ آئیے! انہیں توجہ کے ساتھ سُن کر ان پر عمل کی دِپِیْت کرتے ہیں:

مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے 8 طریقے

(1) جب بھی کوئی مصیبت و پریشانی آجائے، ہمیں گہرا کر رہ کر رُب کریم کی بارگاہ میں رُجوع کر کے کثرت سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔ رَبَّانِ تَوْزَّابَانَ دِلِّیْ مِیْنِیْ بِیْ اِیْسِیْ بَاتِیْ نِیْمِیْ لَانِیْ چاہئے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں، آخر ”کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!“ ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجزی بھر امدنی ذہن بنانا چاہئے، اپنے آپ کو گناہگار تصور کرتے ہوئے ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ میں تو سخت ترین مجرم ہونے کی وجہ سے شدید عذاب کا حق دار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی مصیبت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہت ہی سستا چھوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخرت میں دوزخ کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

(2) رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک اصحاب عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ پر ڈھائے جانے والے ظلم اور آزمائشوں کو یاد کرنا بھی مصیبتوں پر صبر کا ذہن

بنانے میں بے حد مفید ہے۔ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو کس کس طرح سے ستایا گیا۔ آئیے! اس کی چند دردناک جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

جب رسول اکرم ﷺ نے مکے کی وادیوں میں لوگوں کو خدائے پاک کی عبادت کی طرف بلانا شروع فرمایا تو شرک و کفر کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والوں کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ نبی اکرم ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ رسول پاک ﷺ کو برساتے، تکیفوں اور مصیبتوں کے پہاڑ توڑے، طعنوں اور بد کلامی کا بازار خوب گرم کیا، پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ جو بھی رسول اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرتا، یہ بد بخت لوگ اسے بھی طرح طرح کی تکیفوں اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوششوں میں لگ جاتے، کسی کو تنہا کی طرح گرم گرم صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں پیٹھ پر کوڑے مار مار کر زخمی کر کے جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینے پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدلنے پائے، کسی کے جسم کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغتے، کسی کو پانی میں اس قدر ڈبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا اور کسی کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں ڈھواں دیتے، جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا۔ غرض ایسے ایسے ظلم ڈھائے کہ اگر ان کی جگہ پہاڑ ہوتا تو شاید وہ ڈگمگانے لگتا، لیکن قربان جانیے، ان صبر و رضا کے پیکروں پر! جنہوں نے مصیبتوں اور پریشانیوں سے گھبرا کر نہ تو بے صبری کا مظاہرہ کیا، نہ چیخ و پکار کی اور نہ ہی کسی کے آگے اپنی تکالیف کا اظہار کیا بلکہ اللہ

پاک کی رضا پر راضی رہے، مصیبتوں اور پریشانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اللہ پاک کا خاص قرب حاصل کیا۔

(3) مُحَمَّدٌ مِّنَ الْحَمَامِ كَامِهْبِينَا بھمی صبر و رضا کا درس دیتا ہے، یہ وہی مہینا ہے جس میں واقعہ کربلا پیش آیا تھا، یزید پلید اور ابن زیاد بد بخت کی فوجوں نے کربلا کے میدان میں نواسہ رسول حضرت امام عالی مقام امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے خاندان (Family) والوں اور دیگر حضرات پر وہ ظلم کئے کہ تصور کر کے ہی رُوح تڑپ جاتی اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے جواب میں ان حضرات نے صبر و رضا کا جو عملی مظاہرہ کیا یقیناً وہ لائق تقلید ہے۔

(4) مصیبت پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے دوزخ کے عذابات کو یاد کیجئے، یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی اس کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا، اُسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۲۶۲/۳، حدیث: ۶۵۶۱)

(5) مصیبت پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے کہ فلاں کے مقابلے میں میری تکلیف بہت کم ہے، یوں اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہوگی اور صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

(6) مصیبت پر صبر کو آسان بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت عارضی (Temporary) اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر

صبر کی صورت میں ملنے والا اجر و ثواب کبھی ختم نہ ہوگا۔ لہذا صبر ہی میں بھلائی ہے۔

(7) مصیبت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صبر پر استقامت پانے اور غلط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و استغفار کرتے ہوئے یہ ذہن بنائیے کہ مجھ پر جو مصیبت آئی ہے یہ میرے بُرے اعمال کا نتیجہ ہے، جیسا کہ پارہ 25 سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 30 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز العرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرماتا ہے۔

وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ (الشوریٰ: ۳۰)

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ خطاب (اُن) مومنین مُکَلِّفین (یعنی عاقل بالغ مسلمانوں) سے ہے، جن سے گناہ ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ پاک ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اُس کے رَفْعِ دَرَجَات (یعنی درجات کی بلندی) کیلئے ہوتی ہے۔

(8) مصیبت پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کی کتب و رسائل کو اپنے مطالعے میں رکھیں یا کسی کے ذریعے سنتے رہیں، کیونکہ ان کتب و رسائل میں مصیبت پر صبر کے تعلق سے کئی حدیثیں، سبق آموز حکایات، اللہ والوں کے ارشادات

اور نصیحت آموز واقعات موجود ہیں۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”تفسیر سننے سنانے کا حلقہ“

پیارے اسلامی بھائیو! مصیبتوں پر صبر اور اس سے حاصل ہونے والے فائدوں کو لوٹنے کا آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں کی دھومیں مچائی جائیں۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ”تفسیر سننے سنانے کا حلقہ“ بھی ہے، جس میں 3 قرآنی آیات اُن کا ترجمہ اور تفسیر سنی سنائی جاتی ہے اور شجرہٴ قادریہ، رَضَوِیہ، ضیائیہ، عطار یہ بھی پڑھا اور سنا جاتا ہے آپ بھی تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی عادت بنائیے اِنْ شَاءَ اللهُ الْکَرِیْمُ! بہت برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رحمت ہو کر تھی ہے، لہذا اگر ہم مصیبت پر صبر کرنے میں کامیاب ہو گئے تو قیامت کے دن اس کے ایسے عظیم ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے، چنانچہ

عافیت والے تمنا کریں گے!

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب قیامت کے دن بیماروں اور آفت میں مُبْتَلَا لوگوں کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (ترمذی، کتاب الزهد، 4/180، حدیث: 2410) یعنی تمنا و آرزو کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذریعے ہماری

کھالیں کاٹی جاتیں تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔ (مرآة المناجیح، ۲/۴۲۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! ایمان کے ساتھ زندگی گزارنے والا ہی کامیاب ہے، شیطان ہر وقت ایمان ضائع کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ مصیبت آنے پر صبر کرتے ہوئے ہر حال میں ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ اللہ پاک جسے چاہے بے حساب جنت میں داخل فرمائے اور جسے چاہے امتحان میں مُبتَلّا کر کے صبر کی توفیق عطا فرما کر انعام و اکرام کی بارشیں فرمائے۔ کامل مومن وہی ہے جو ہر حال میں ربِّ کریم کا شکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مصیبتوں کی وجہ سے اللہ پاک پر اعتراض کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے دوزخ کے حوالے کر دینے والا شخص بہت ہی بڑا بد نصیب ہے۔ ہر مسلمان کو امتحان کے لئے تیار رہنا چاہئے، پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت نمبر 214 میں فرمانِ باری ہے:

<p>أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَكِنَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ترجمہ کنز العرفان: کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔</p>	<p>أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَكِنَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ</p>
---	--

اس آیت کریمہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ آیت عَزْوَةٌ احزاب کے مُتَعَلِّق نازل ہوئی (یعنی اتری)، جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم (بہت)

پہلے) سے خاصانِ خدا (یعنی اللہ پاک کے خاص بندوں) کا معمول رہا ہے، ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

توکل و قناعت کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! توکل و قناعت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ (الزهد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴) (2) فرمایا بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اُسے بَقْدَرِ كِفَايَةِ رِزْقٍ دِیَا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔ (مسلم کتاب الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، ص ۲۰۶، حدیث: ۲۳۲۶) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص ۱۳۶، بغیر قلیل) ☆ روزِ مرہہ اِسْتِعْمَالِ ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔ (التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶) ☆ توکل کے تین درجے ہیں (۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ کرنا (۲) اس کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کرنا۔ (۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔ (رسالہ فقہیہ، ص ۲۰۳)

﴿ اعلان ﴾

توکل و قناعت کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع
میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْبَيْتِ الْأَمِيِّ
الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاوِدِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود
شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ
سرکارِ مدینہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے
ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گناہ معاف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ
حضرت انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے
فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے

سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽¹⁾

﴿3﴾ رَحْمَتِ كَيْ سَتْرِ دَرَوَازِے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پَاك پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمَتِ كَيْ کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽²⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ كَا ثَوَابِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً يَبْدُوَامِرْ مُلْكِ اللّٰهِ
حضرت اَحْمَد صَاوِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْضِ بُرُزْ كُوں سے نَقْلِ كَرْتِے هِيں: اِسْ دُرُودِ شَرِيفِ كُو

ايك بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كَا ثَوَابِ حَاصِلِ هُوْتَا هِي۔⁽³⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ايك دن ايک شَخْصِ آيَا تُو حُضُورِ اَنْوَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِي اُسِي لِيْنِي اور صِدِّيقِ الْكَبْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ كِي دَرْمِيَانِ بِيْطْهَالِيَا۔ اِسْ سِي صَحْبِهٖ كَرَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كُو تَعْجَبِ هُوَا كِهِي يِهِي كُونِ ذِي مَرْتَبِهٖ
هِي! جَبِ وِهِي چَلَا گِيَا تُو سِرْ كَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِي فَرْمَا يِهِي جَبِ مُجْهٖ پَرِ دُرُودِ پَاكِ پڑھتا هِي تُو
يُوں پڑھتا هِي۔⁽⁴⁾

1...00 افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة العادية عشرة، ص 25

2...00 القول البدیع، الباب الثاني، ص 22

3...00 افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص 139

4...00 القول البدیع، الباب الاول، ص 125

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شَافِعِ أُمَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَفْرَانِ مُعْظَمِمْ هِيَ: جو شخص یوں دُرُودِ پَاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽¹⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽²⁾

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کر لی۔⁽³⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خداے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

1... الترغيب والترهيب ج 2 ص 329، حديث 31

2... مجمع الزوائد، كتاب الادعية، باب في كيفية الصلاة... الخ، 10/152، حديث: 305

3... تاريخ ابن عساکر، 19/155، حديث: 315

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 17 جولائی 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کل

دورانیہ 15 منٹ

توکل اور قناعت کے بقیہ مدنی پھول

دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کر لو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مرآة المناجیح، ۷/۱۱۲) ☆ لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جاہ (یعنی عزت) و مرتبہ ملا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہئے۔ (جنی زیور، ۱۱۰: ملخصاً) ☆ جس کی لپجائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔ (رسالہ فقہیہ، 198) ☆ بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۷۳: ۳۶۱: ۱) ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (ابن عساکر، موسیٰ بن عمران بن بصیر بن قاسم، ۱۳۹/۶۱: ملخصاً) ☆ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (مسلم، کتاب الزکاة، باب لوان لاین آدم وادین لایبغی نالنا، ص ۴۰۲، حدیث: ۲۲۱۵)

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

17 جولائی 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

☆ کفر و فقر سے بچنے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (نسائی، ص 231، حدیث: 1344)

ترجمہ: اے اللہ میں کفر، فقر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مدنی پنج سورہ، ص 222)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصَطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60

سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آئیے انیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو

بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجلاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ

ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فلاں فلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 31 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا

کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی

کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی انٹرائٹ) کا

نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا پڑھی؟ (6) کُتْرًا ایمان مع خزانِ العرفان یا نُورِ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطِ الجہان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لیں؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اور اوپڑھے؟ (8) کم از کم 31 بار دُؤد و شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد رنگی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں (یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے پاکار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول رنگاری سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے رنگا نہیں نیبی رکھیں؟ اور بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُننا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غصے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کے اصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عیش کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دینے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے

17 جولائی 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل انٹرنیٹ کے لئے

دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مدنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سنا؟ (25) سنت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کھر مثلاً شوٹنگ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زلفیں رکھنے کی عادت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا میں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) ان سنتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جانا، قبلہ رخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سنتِ قبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃ اللیل ادا کی؟ (34) اذان یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سنتِ قبلیہ پڑھیں؟ (36) انفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مدنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنویٰ طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صورت میں (ادائیگی کی حالت کے باوجود) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق و ریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عروت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی ستھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عروت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا یا سنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرو مریض کے لئے دُعا، مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اسلامی بھائی (خصوصاً ذمے دار) سے معاذ اللہ کوئی بُرائی صلور ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا بل کر، براہِ راست (زری سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا معاذ اللہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی الزام تراشی، دل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فضول استعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنویٰ فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اشارے سے گفتگو کی؟ (54) گھر میں اور باہر مذاقِ مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) امامہ شریف باندھا؟ (56)

17 جولائی 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل امین کے لئے

ماں باپ کا ادب و احترام بجالائے؟

فصل مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے / سننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق و چاشت) شرکت کی؟ (60) اس ہفتے یوم تعطیل اعیانہ کی سعادت پائی؟ (61) اس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق عبادت یا غمخواری یا عزیز کے انتقال پر تعزیت کی؟ (62) اس ہفتے پیر شریف (بارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سن لیا؟ (64) اس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی حل میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے ان کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فل یعنی پڑ کر کے اپنے نگران و ذمہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اس ماہ کسی سٹی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرمایا؟ (72) زندگی میں ایک نشست (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف

کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دن کا اصلاح اعمال کورس، 7 دن کا فیضان نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیر اہل سنت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے ہر روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پڑ کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

17 جولائی 2025 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے